عرفہ کا روزہ: ایک تحقیقی جائزہ

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرفہ کا روزہ : ایک تحقیقی جائزہ

احادیث میں یوم عرفہ کی بڑی فضیلت آئی ہے ایک طرف حجاج کے لئے وقوف عرفات کا دن ہے جس دن اللہ تعالی عرفات میں وقوف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور کثرت سے انہیں جہنم سے رستگاری دیتا ہے تو دوسری طرف عام مسلمانوں کے لئے اس دن روزہ رکھنے کا حکم ملا ہے جو ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

چنانچہ ابو قتادہ رضي الله تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صیام عرفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

يُكفِّرُ السنةَ الماضيةَ والباقيةَ(صحیح مسلم:1162)

ترجمہ: یہ گذرے ہوئے اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

اس روزے سے متعلق آج سے پہلے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا تھا مگر آج گلوبلائزیشن (میڈیا کی وجہ سے ایک گھر آنگن) کی وجہ سے لوگوں کے درمیان یہ اختلاف پیدا ہوگیا کہ عرفہ کا روزہ کب رکھا جائے؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ روزہ سعودی عرب کے حساب سے وقوف عرفات والے دن رکھنا ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ ہر ملک والا اپنے یہاں کی تاریخ سے 9/ذی الحجہ کا روزہ رکھے گا۔اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ روزہ کے سلسلہ اسلامی احکام کیا ہیں تب آپ خود بات واضح ہوجائے گی۔

ایک بنیادی بات:

اس سے قبل کہ روزہ سے متعلق اسلامی ضابطہ کو دیکھا جائے پہلے ایک بنیادی بات یہ جان لیں کہ یوم عرفہ دن کو کہتے ہیں اور وقوف عرفات حاجیوں کے میدان عرفات میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں گویا یوم عرفہ اور وقوف

عرفات دوالگ الگ چیزیں ہیں۔یوم عرفہ دن اور تاریخ کو کہتے ہیں جو قمری حساب سے نوذوالحجہ کو کہتے ہیں جبکہ وقوف عرفات کا تعلق میدان عرفات سے ہے۔ان دونوں باتوں کو خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔کچھ لوگ یوم عرفہ کو یوم عرفات کہتے ہیں جو کہ سراسر مبنی بر غلط ہے۔

روزہ سے متعلق اسلام کے دو اہم قاعدے ہیں۔

اسلام میں روزہ سے متعلق کئی قواعد وضوابط ہیں مگر ان میں دو اہم ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا قاعدہ: رویت ہلال کا ہے یعنی روزہ رکھنے میں چاند دیکھنے کا اعتبار ہو گا جسے عربی میں قمری نظام بھی کہہ سکتے ہیں۔

بخاری شریف میں آپ ﷺ کا حکم ہے۔

صوموا لرؤيَتِهِ وأفطِروا لرؤيتِهِ ، فإنْ غُبِّيَ عليكم فأكملوا عدةَ شعبانَ ثلاثينَ(صحيح البخاري:1909)

ترجمہ: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزوں کا اختتام کرو اور اگر تم پر چاند مخفی ہو جائے تو پھر تم شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔

یہ حدیث روزہ سے متعلق عام ہے خواہ کوئی بھی روزہ ہو اس میں یہی حکم لگے گا یعنی روزہ میں اپنے اپنے ملک کی رویت کا اعتبار ہو گا۔اسی وجہ سے دیکھتے ہیں کہ رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے چاند دیکھا جاتا ہے نہ کہ سعودی عرب کو اور اسی طرح جب افطار کیا جاتا ہے تو اس وقت بھی سورج ہی ڈوبنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔

دوسرا قاعدہ: اختلاف مطالع کا ہے۔

ایک شہر کی رویت قریبی ان تمام شہر والوں کے لئے کافی ہو گی جن کا مطلع ایک ہو۔مطلع کے اختلاف سے ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے نہیں مانی جائے گی۔دلیل:

أنَّ أمَّ الفضلِ بنتَ الحارثِ بعثَتْه إلى معاويةَ بالشامِ . قال : فقدمتُ الشامَ . فقضيتُ حاجتَها .

واستهلَّ عليَّ رمضانُ وأنا بالشامِ . فرأيتُ الهلالَ ليلةَ الجمعةِ . ثم قدمتُ المدينةَ في آخرِ الشهرِ . فسألني عبدُ اللهِ بنُ عباسٍ رضي اللهُ عنهما . ثم ذكر الهلالَ فقال : متى رأيتُم الهلالَ فقلتُ : رأيناه ليلةَ الجمعةِ . فقال : أنت رأيتَه ؟ فقلتُ : نعم . ورآه الناسُ . وصاموا وصام معاويةُ . فقال : لكنا رأيناه ليلةَ السَّبتِ . فلا تزال نصومُ حتى نكمل ثلاثين . أو نراه . فقلتُ : أو لا تكتفي برؤيةِ معاويةَ وصيامِه ؟ فقال : لا . هكذا أمرَنا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ (صحيح مسلم:1087)

ترجمہ: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا۔حضرت کریب کو اپنے ایک کام کے لیے حضرت معاویہ کے پاس شام میں بھیجتی ہیں۔حضرت کریب فرماتے ہیں کہ وہاں ہم نے رمضان شریف کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا میں اپنا کام کر کے واپس لوٹا یہاں میری باتیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہو رہی تھیں

آپ نے مجھ سے ملک شام کے چاند کے بارے میں دریافت فرمایا تو میں نے کہا کہ وہاں چاند جمعہ کی رات کو دیکھا گیا ہے،آپ نے فرمایا تم نے خود دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے بھی دیکھا۔اور سب لوگوں نے دیکھا،سب نے بالاتفاق روزہ رکھا۔خود جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔آپ نے فرمایا ٹھیک ہے،لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے،اور ہفتہ سے روزہ شروع کیا ہے،اب چاند ہو جانے تک ہم تو تیس روزے پورے کریں گے۔یا یہ کہ چاند نظر آجائے میں نے کہا سبحان اللہ! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام نے چاند دیکھا۔کیاآپ کو کافی نہیں؟آپ نے فرمایا ہر گز نہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

یہ حدیث مسلم،ترمذی،نسائی،ابوداؤد وغیرہ میں موجود ہے،اس حدیث پہ محدثین کے ابواب سے بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

صحیح مسلم کا باب: **بَاب بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ**

ترمذی کا باب: **بَاب مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ**

نسائی کا باب: بَابُ اخْتِلَافِ أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

ان دونوں اصولوں کی روشنی میں عرفہ کا روزہ بھی اپنے ملک کے حساب سے 9/ذی الحجہ کو رکھا جائے گا۔ یہی بات دلائل کی رو سے ثابت ہوتی ہے۔

اگر روزے سے متعلق رویت ہلال کا حکم نکال دیا جائے تو روزہ بے معنی ہو جائے گا، ایک دن کا بھی کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا ہے، نہ سحری کھا سکتا اور نہ ہی افطار کر سکتا ہے۔ ایسے ہی اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے مسلمانوں کے روزے، نماز، قربانی، عیدیں اور دیگر عبادات کی انجام دہی مشکل ہو جائے گی۔

عرفہ کے روزہ سے متعلق اشکالات کا جواب

پہلا اشکال: جن لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث میں تاریخ کا ذکر نہیں ہے بلکہ عرفہ کا لفظ آیا ہے اور عرفہ کا تعلق عرفات میں وقوف کرنے سے ہے اس لئے حاجی کے وقوف عرفات کے دن ہی پوری دنیا کے مسلمان عرفہ کا روزہ رکھیں گے۔

یہ استدلال کئی وجوہ سے صحیح نہیں ہے۔

پہلی وجہ: قاعدے کی رو سے روزہ میں رویت ہلال اور اختلاف مطالع کا اعتبار ہو گا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، عرفہ کے روزہ کو اس قاعدے سے نکالنے کے لئے واضح نص چاہئے جو کہ موجود نہیں۔

دوسری وجہ: مناسک حج میں حج کی نسبت سے بہت سارے نام رکھے گئے ہیں ان سب پر عمومی قاعدہ ہی لگے گا الا یہ کہ خاص وجہ ہو۔ مثلا "ایام تشریق "حج کی قربانی کی وجہ سے نام رکھا گیا ہے اور اسے حاجیوں کے لئے کھانے پینے اور قربانی کرنے کا دن بتلایا گیا ہے اور ہم سب کو معلوم ہے حاجیوں کے ایام تشریق اور دنیا کے دوسرے ملک والوں کے ایام تشریق الگ الگ ہیں۔ جب سعودی میں قربانی کا چوتھا دن ختم ہو جاتا ہے تو دیگر بہت سارے ممالک میں ایک دن ابھی باقی ہوتا ہے۔ اسی "ایام تشریق" سے ہم استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قربانی چار دن ہے اور اپنے اپنے ملکوں کے حساب سے۔

قربانی کی نسبت بھی ابراہیم علیہ السلام سے ہے اور آپ ﷺ نے اس نسبت سے یوم النحر/عیدالاضحی کو قربانی کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ قربانی ہر ملک والا اپنے یہاں کے قمری مہینے کے حساب سے دس ذی الحجہ کو کرے گا۔ گویا عرفہ ایک نسبت ہے جہاں تک اس دن روزہ رکھنے کا معاملہ ہے تو روزے میں عمومی قاعدہ ہی لاگو ہوگا۔

تیسری وجہ: اگر عرفہ کے روزہ سے متعلق بعض حدیث میں تاریخ نہیں آئی تو کوئی حرج نہیں، دوسری حدیث میں نبی ﷺ سے تاریخ کے ساتھ 9/ذی الحجہ تک روزہ رکھنا ثابت ہے۔ بعض ازواج مطہرات کا بیان ہے:

أنَّ رسولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ كانَ يَصومُ تِسعًا من ذي الحجَّةِ ، ويومَ عاشوراءَ ، وثلاثةَ أيَّامٍ من كلِّ شَهْرٍ، أوَّلَ اثنينِ منَ الشَّهرِ وخميس(صحيح أبي داود:2437)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے (پہلے) نو دن، عاشورہ محرم، ہر مہینے میں تین دن اور ہر مہینے کے پہلے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

اس حدیث میں عرفہ کا روزہ بھی داخل ہے جو کہ تاریخ کے ساتھ ثابت ہے، اس سے عرفہ کے روزہ کی اس ناحیہ سے تائید ہوتی ہے کہ اسے نو ذوالحجہ کو رکھا جائے گا۔

چوتھی وجہ: اگر عرفات میں وقوف سے متعلق روزہ ہوتا تو عرفہ نہیں عرفات کا ذکر ہوتا اور اوپر فرق واضح کیا گیا ہے کہ یوم عرفہ الگ ہے اور وقوف عرفات الگ ہے۔

پانچویں وجہ: اگر یہ وقوف عرفات کی وجہ سے ہوتا تو حاجیوں کے لئے بھی یہ روزہ مشروع ہوتا مگر یہ حاجیوں کے لئے مشروع نہیں ہے۔

چھٹی وجہ: وقوف عرفات کا ایک وقت متعین ہے جو کہ تقریبا زوال کے بعد سے مغرب کے وقت تک ہے۔ یہ وقت روزہ کے واسطے سعودی والوں کے لئے بھی کافی نہیں ہے کیونکہ روزے میں صبح صادق کے وقت سحری اور نیت کرنا پھر غروب شمس پہ افطار کرنا ہے۔ گویا روزے میں وقوف کا اعتبار ہوا ہی نہیں اس میں تو نظام

شمسی و قمری کا اعتبار ہوا۔ اس بنا پر بھی نسبت کا ہی اندازہ لگا سکتے ہیں وقوف کا نہیں۔

ساتویں وجہ : سعودی والوں کے لئے بھی عرفہ نو ذی الحجہ ہی ہے، وہ روزہ رکھتے ہوئے عرفات کے وقوف کو مد نظر نہیں رکھتے بلکہ قمری تاریخ کے حساب سے نو ذی الحجہ کو رکھتے ہیں۔ اس کی دلیل حجاج کرام سے ہی ملتی ہے، وہ لوگ قمری تاریخ کے حساب سے آٹھ ذی الحجہ (یوم الترویہ) سے حج شروع کرتے ہیں، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہے کہ ذی الحجہ کی سات تاریخ ہو اور حاجی منی جائے یا آٹھ تاریخ ہو اور حاجی عرفات چلا جائے۔ مناسک حج میں بھی یوم الترویہ اور یوم عرفہ تاریخ کے طور پر ہی ہے کیونکہ اسلامی عبادات میں رویت ہلال کا بڑا دخل ہے۔ اسی چیز کی طرف قرآن میں رہنمائی کی گئی ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ." (سورۃ البقرۃ: 189)

ترجمہ: لوگ آپ سے ہلال کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہو یہ لوگوں کے لئے اوقات اور حج کی تعیین کا ذریعہ ہے۔

دوسرا اشکال:

قائلین وقوف عرفات کا ایک اشکال یہ ہے کہ احادیث میں یوم عرفہ کی بڑی فضیلت وارد ہے اور عرفہ وقوف عرفات پہ ہے اس لئے عرفات کے وقوف پہ ہی پوری دنیا میں یہ روزہ رکھا جائے گا۔

یہ بات صحیح ہے کہ یوم عرفہ کی بڑی فضیلت آئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر عرفہ کے روزہ سے متعلق یہ کہنا کہ اس کی فضیلت کی وجہ سے وقوف عرفات پر ہی روزہ رکھنا ہے غلط استدلال ہے۔ اللہ تعالی نے یوم عرفہ کو حجاج کے علاوہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے باعث فضیلت بنایا ہے۔ حاجیوں کو وقوف عرفات کا ثواب ملتا ہے جبکہ دنیا والوں کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔ اور اس بات پہ حیران ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کہ یوم عرفہ تو ایک دن ہے پھر سب کو اپنے اپنے ملکوں کے حساب سے کیسے فضیلت ہو گی؟ تب تو کئی ایام ہو جائیں گے۔ اس کو مثال سے یوں سمجھیں کہ اللہ تعالی نے لیلۃ القدر ایک بنائی ہے مگر سارے مسلمانوں کے لئے اپنے اپنے حساب سے فضیلت ملتی ہے۔ سعودی میں ایک دن پہلے شب قدر، ہندوپاک میں ایک دن بعد

شب قدر، مراکش ولیبیا میں سعودی سے ایک دن پہلے، رات ایک ہی ہے اور ثواب کی امید ہر ملک والے اپنے اپنے ملک کے حساب سے شب قدر میں بیدار ہو کر رکھتے ہیں۔

تیسرا اشکال : بعض لوگ ترمذی کی ایک روایت سے دلیل پکڑتے ہیں۔

الصَّومُ يومَ تَصومونَ ، والفِطرُ يومَ تُفطِرونَ ، والأضحَى يومَ تُضحُّونَ(صحيح الترمذي:697)

ترجمہ: روزہ اس دن رکھا جائے جس دن لوگ روزہ رکھتے ہیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ بھی اسی دن منائی جائے جب لوگ مناتے ہیں۔

اس حدیث کی روشنی میں کہتے ہیں کہ جس دن عرفہ کا روزہ سعودی عرب میں رکھا جاتا ہے اس دن سب لوگ رکھیں ۔اس میں اتحاد ہے۔

اگر اس حدیث سے ایسا ہی مسئلہ استنباط کیا جائے جبکہ اس میں لفظ عرفہ ذکر ہی نہیں اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ پوری دنیا کے مسلمان ایک ساتھ رمضان کا روزہ رکھیں بلکہ ایک ساتھ سحری کھائیں، ایک ہی ساتھ افطار کریں ، ایک ہی ساتھ اور ایک ہی وقت میں عیدالفطر اور عیدالاضحی کی نمازیں پڑھیں۔ ظاہر ہی بات ہے وقوف عرفات پہ روزہ رکھنے کے قائلین بھی اس بات کو نہیں مانیں گے تو پھر عرفہ کے روزہ پر ہی پوری دنیا کا اتحاد کیوں؟

اس حدیث کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ روزہ اور عید، جماعت اور لوگوں کی اکثریت کے ساتھ معتبر ہے جیساکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

چوتھا اشکال : ایک اور بات کہی جاتی ہے کہ پہلے کے لوگ نہیں جان پاتے تھے کہ وقوف عرفات کب ہے اس لئے اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے تو لاعلمی کی وجہ سے وہ معذور تھے اب زمانہ

ترقی کر گیاہے اور وقوف عرفات سب کو معلوم ہو جاتاہے اس لئے وہ عذر ساقط ہو گیا۔

اولا: آج بھی پوری دنیامیں ہر کس وناکس کو میڈیا کی ساری خبروں کا علم نہیں ہو پاتا، میڈیا سے جڑے لوگوں کو ہی پتہ چل پاتاہے۔ مثلا کوئی مسلمان جیل میں قید ہے جہاں اسے موبائل، ٹی وی اور انٹرنیٹ کی سہولت نہیں ہے وہ عرفہ کا روزہ رکھنا چاہتاہے، ترقیاتی دور میں ایسے بے سہولت قیدی مسلمان شخص کے لئے نوذوالحجہ کے حساب سے ہی روزہ رکھنا ممکن ہے۔

ثانیا : اسلام نے جو آفاقی دین دیاہے وہ انٹرنیٹ اور میڈیا کا محتاج نہیں ہے۔ بطور مثال یہ کہوں کہ انٹرنیٹ اور میڈیا ختم ہو جائے تو تب آپ کیا کہیں گے کہ ابھی پھر سے لوگ معذور ہو گئے؟۔ یا وہ گاؤں ودیہات والے جہاں میڈیا کی خبریں نہیں پہنچ پاتیں کیا وہ ابھی بھی معذور ہیں؟ یہ تو مشینری چیز ہے چل بھی سکتی ہے اور کبھی اس کا نظام درہم برہم بھی ہو سکتاہے۔ اس کا مشاہدہ کبھی کبھار بنکوں اور آفسوں میں ہوتاہے۔ جب نٹ کنکشن غائب رہتاہے تو لوگوں کی کیا درگت ہوتی ہے؟۔ لیکن اسلام کا نظام ہمیشہ بغیر میڈیا اور انٹرنیٹ کے چلتا رہاہے اور قیامت تک چلتا رہے گا۔ دنیاوالوں کو بغیر انٹرنیٹ کے نظام شمسی اور نظام قمری سے رمضان کا روزہ، ایام بیض، عاشوراء اور عرفہ کا روزہ معلوم ہوتا رہے گا۔

پانچواں اشکال: اگر صوم یوم عرفہ کا مطلب ہر ملک والے کے لئے اپنے اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کا روزہ رکھنا مان لیا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ صوم عرفہ ایک نہیں متعدد ہے، اس وقت صوم یوم عرفہ نہیں بلکہ صوم ایام عرفہ ہو جائے گا جبکہ حدیث میں صوم یوم عرفہ آیاہواہے۔

اس بات کا جواب اوپر بھی گزر چکاہے کہ شب قدر ایک ہے مگر ہر ملک والے اپنے اپنے یہاں کے حساب سے اس ایک رات کو تلاش کرتے ہیں، یہ رات کہیں سعودی عرب سے پہلے آتی ہے تو کہیں اس کے بعد، اس کا مطلب ہر گز نہیں کہ شب قدر متعدد ہے جبکہ قرآن وحدیث میں لیلۃ القدر یعنی قدر کی ایک رات کا لفظ آیاہے۔

قائلین صیام عرفات کے ساتھ چند محاکمہ

(1) جب ایسے لوگوں سے کہاجائے کہ بعض ممالک لیبیا، تیونس اور مراکش وغیرہ میں سعودی سے پہلے عید

ہو جاتی ہے،اس صورت میں وقوف عرفات ان کے یہاں عید کا دن ہوتا ہے وہ کیسے روزہ رکھیں ؟ عید کے دن روزہ منع ہے۔ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا:

نهى النبيُّ صلى الله عليه وسلم عن صومِ يومِ الفطرِ والنحرِ(صحيح البخاري: 1991)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

تو جواب دیتے ہیں ایسے لوگوں سے روزہ ساقط ہو جاتا ہے۔روزہ سے متعلق اصول واحکام واضح ہیں انہیں بالائے طاق رکھ کر بغیر ثبوت کے روزہ ساقط کرواکر لوگوں کو بڑے اجر سے محروم کردینا بڑی ناانصافی اور فہم نصوص میں قصور کا باعث ہے۔

(2)جب ان سے کہا جائے کہ آج سے سو سال پہلے لوگ عرفہ کا روزہ رکھتے تھے کہ نہیں؟اگر رکھتے تھے تو یقینا وہ اپنے ملک کے حساب سے رکھتے ہوں گے (اس کا انکار کرنے کی کسی کو ہمت نہیں)تو جواب دیتے ہیں کہ اس وقت پتہ نہیں چل پاتا تھا اس لئے وہ معذور تھے۔

یہ جواب کچھ ہضم نہیں ہو پاتا۔اس جواب کو مان لینے سے یہ ماننا پڑے گا کہ قرون اولی سے لیکر آج تک کسی نے عرفہ کا روزہ صحیح نہیں رکھا سوائے عرب والوں کے جبکہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے وہ سب کے لئے یکساں دستور پیش کرتا ہے خواہ وہ سعودی عرب کا ہو یا دوسرے ملک کا اور اسلام پر عمل کرنے کے لئے کسی میڈیا کی بھی ضرورت نہیں۔

صوم عرفہ کو سمجھنے میں معاون تین اہم نکتے:

پہلا نکتہ: اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ ستر اسی سال پہلے لوگ عرفہ کا روزہ اپنے اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کو ہی رکھتے تھے اور سلف کے یہاں صوم عرفہ نوذوالحجہ کے روزہ کو ہی کہا جاتا ہے، کوئی دوسری رائے نہیں ملتی ہے۔وقوف عرفات پہ پوری دنیا والوں کو روزہ رکھنے والا موقف جدید ذہن کی اپج ہے، سلف سے اس نظریہ کی تائید نہیں ہوتی۔جب سلف کی فہم صوم عرفہ سے مراد نوذوالحجہ کا روزہ ہے اور ان کا تعامل بھی اس پہ

رہاہے تواس موقف سے یہ بات آشکاراہوتی ہے کہ اگر سلف کے یہاں صوم عرفہ حاجیوں کے میدان عرفات میں وقوف سے متعلق ہوتا تو یقیناوہ کسی نہ کسی ذریعہ سے حاجیوں کے وقوف عرفات جاننے کی کوشش کرتے کیونکہ شریعت کامسئلہ ہے۔ان کاصوم عرفہ کے لئے وقوف عرفات نہ تلاش کرنااس بات کی واضح دلیل ہے کہ صوم عرفہ سے مراد نوذوالحجہ کاروزہ ہےاور کتاب وسنت کے نصوص کو سمجھنے کے لئے سلف کی فہم مقدم ہے۔

دوسرانکتہ : بعض ممالک میں سعودی عرب کے حساب سے دن ورات کافرق پایاجاتاہے یعنی سعودی عرب میں دن ہوتاہے تووہاں رات ہوتی ہے۔ مثلاکیلی فورنیاسے سعودی عرب دس گھنٹے آگے ہے،اگر سعودی عرب میں رات ہوگی تووہاں دن اوروہاں دن ہوگاتوسعودی عرب میں رات ہوگی۔اسی طرح نیوزی لینڈ سعودی عرب سے نوگھنٹے آگے ہے،یہاں بھی دونوں ملکوں میں دن ورات کافرق ہے۔اس طرح بہت سے ممالک ہیں جنہیں ٹائیم زون کے ذریعہ دیکھاجاسکتاہے۔یہاں سوال یہ پیداہوتاہے کہ کیاجن ممالک میں وقوف عرفات رات میں پایا جاتاہے وہ لوگ رات میں ہی روزہ رکھ لیں؟۔یہ ہم سب جانتے ہیں کہ روزہ دن میں رکھاجاتاہے تب عرفات والے کہیں گے کہ رات گزارکرروزہ رکھ لیں۔پھر آپ کادعوی وقوف عرفات کہاں چلاگیا؟جب وقوف عرفات نہیں تو پھر وہ روزہ نہیں۔اذافات الشرط فات المشروط(جب شرط فوت ہوجائے تو مشروط بھی ختم ہوجائے گا)۔نیز سعودی عرب سے دن ورات کے فرق کے ساتھ آگے چلنے والوں کے یہاں دن کو عید ہوگی اور عید کے دن روزہ ممنوع ہے۔

تیسرانکتہ : قائلین صوم عرفات جن ممالک والوں کے لئے عید کے دن روزہ ساقط ہونے کا حکم لگاتے ہیں،اس پہلوپر قرآن وحدیث کی روشنی میں غور کیاجائے تو معلوم ہوتاہے کہ روزہ کے مسئلہ میں پورے ملک والوں سے کبھی بھی حکم ساقط نہیں ہوگاجیساکہ احادیث سے معلوم ہے کہ بیماری، ضعیفی ،سفر، حیض ونفاس ، حمل ورضاعت وغیرہ کی وجہ سے روزہ چھوڑاجاسکتاہے،یہ صرف چند قسم کے معذورلوگ ہیں مگر کبھی بھی کوئی روزہ پورے ملک والوں سے ساقط نہیں ہوگا۔

صوم عرفہ کے نام پہ دوروزے رکھنا:

صوم عرفہ کے متعلق دو قسم کے نظرئے پائے جانے کی وجہ سے عام لوگوں میں کافی خلجان پیدا ہوگیا ہے،اس سبب بعض علماء لوگوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ دوروزہ رکھ لیا جائے تاکہ کوئی تردد باقی نہ رہے،ایک اپنے ملک کے حساب سے اور ایک سعودی کے حساب سے۔یہ نظریہ بالکل صحیح نہیں ہے کیونکہ عرفہ کا ایک ہی روزہ ہے اس کے نام پہ دور کھنا کیسے درست ہوگا۔کوئی پہلا روزہ رکھے گا تو نیت صوم عرفہ کی کرے گا اور دوسرا روزہ رکھے تو بھی نیت صوم عرفہ کی کرے گا یہاں ایک شخص کی طرف سے ایک روزہ کے بدلے دو نیت اور دو الگ الگ روزہ رکھنا پایا جاتا ہے جو کہ سنت کی مخالفت ہے۔اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ روزہ رکھنے والے کو اپنے روزہ میں شک ہے اس لئے احتیاطا دوسرا روزہ بھی رکھ رہا ہے۔روزہ میں شک کرنا یا شک والے دن روزہ رکھنا دونوں ایک ہی بات معلوم ہوتی ہے اور بخاری شریف میں شک والے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔جب ہمارے پاس سلف کی فہم اور ان کا تعامل بغیر اختلاف کے موجود ہے تو پھر بلاشک عرفہ کا ایک روزہ اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کو رکھنا چاہیئے۔

اشکالات کا حل:عرفہ کا روزہ نہ کہ عرفات کا روزہ

وقوف عرفات پہ عرفہ کا روزہ ماننے سے بہت سے اشکالات پیدا ہوتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا مثلا

☆ یہ بات صحیح ہے کہ سو سال پہلے لوگ اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کا ہی روزہ رکھتے تھے مگر وقوف عرفات نہ جان سکنے کی وجہ سے معذور تھے،اب وہ عذر باقی نہ رہا۔اس بات سے لازم آتا ہے کہ ان سب میں سے کسی نے صحیح روزہ نہیں رکھا سوائے وقوف عرفات کا علم رکھنے والے کے۔اس سے ان لوگوں بشمول سلف صالحین کی فہم حدیث اور عمل میں تنقیص کا پہلو نکلتا ہے۔

☆وقوف عرفات جس ملک میں عید کے دن ہو ان لوگوں سے عرفہ کا روزہ ساقط ہے۔یہ بغیر دلیل کے سقوط ہے جسے کبھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

☆جہاں وقوف عرفات رات میں پڑ جائے وہ لوگ رات گزار کر روزہ رکھ لیں۔جب عرفہ کے روزہ کی فضیلت میدان عرفات میں حاجیوں کے وقوف سے معلق ہے تو پھر رات گزار کر روزہ رکھنے والوں کو وہ فضیلت نصیب نہیں ہوگی یعنی روزہ رکھ کے بھی ثواب نہیں ملے گا۔

☆وقوف عرفات پہ روزہ ماننا برقی روابط سے حجاج کرام کا عرفات میں وقوف معلوم کرنے پر منحصر ہے اور آج بھی یہ برقی سہولت سب جگہ اور سب کو میسر نہیں مثلا جیل میں قید وہ مسلمان جس کے پاس یہ سہولت نہیں وہ یہ روزہ نہیں سکتا۔

وقوف عرفات پہ عرفہ کا روزہ ماننے سے اس قسم کے بہت سارے اشکالات پیدا ہوتے ہیں جن کا تسلی بخش جواب کسی کے پاس نہیں ہے،اور اس موقف سے بہت سارے ملک کے لوگ یہ روزہ اور اس کی فضیلت سے محروم ہو رہے ہیں بلکہ یہ کہیں کہ جس ملک میں عید سعودی عرب سے ایک دن پہلے ہوتی ہے وہ ملک والے قیامت تک عرفہ کا روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان کے یہاں ہمیشہ وقوف عرفات عید کے دن ہوا کرے گا اور عید کے دن روزہ رکھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے جبکہ عرفہ کا روزہ اپنے اپنے ملک کے حساب سے نوذوالحجہ کا ماننے سے کوئی اشکال نہیں پیدا ہوتا ہے،ہو بہو سلف کے عملی نمونہ کو اپنانا ہے۔اس لئے اس تحقیقی مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ ہر ملک والا اپنے اپنے ملک کے حساب سے عرفہ کا روزہ نوذوالحجہ کو رکھے گا۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi